www.novelsclubb.com
رمزِ عشق
از عبد الرحمٰن ہاشمی

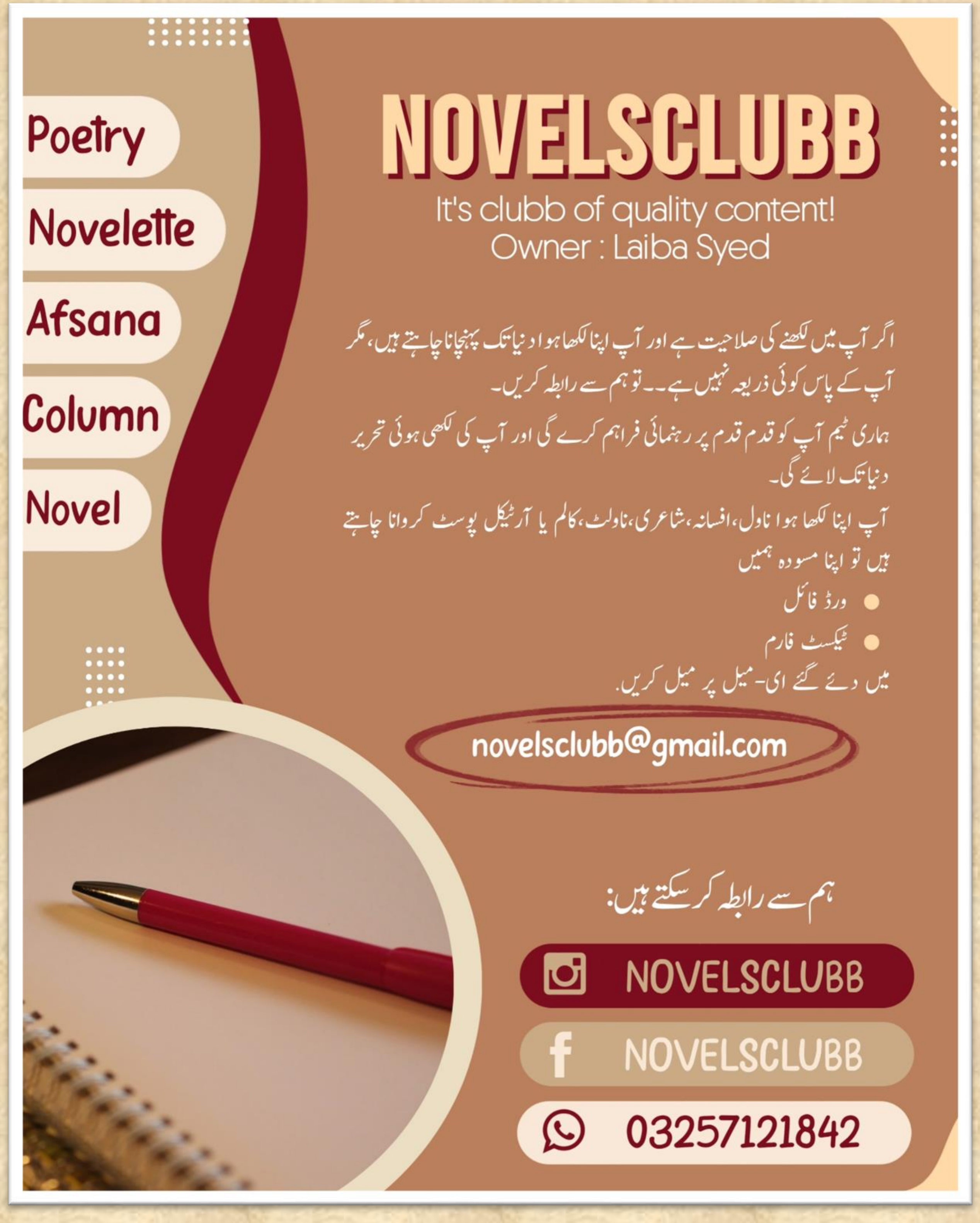
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

رمزِ عشق

از قلم

عبدالرحمٰن ہاشمی

Clubb of Quality Content

ناول "رمزِ عشق" کے تمام جملہ حق لکھاری "عبدالرحمٰن ہاشمی" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔

اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

انتساب

ان نوجوانوں کے نام جو خدا کے سکھائے ہوئے رستے سے دور نکل گئے ہیں اور اس رستے پر واپس آنا ایک سراب اور خواب محسوس ہوتا ہے، واپسی کی کوشش کرتے رہیں جیسا کہ عمیرہ احمد نے لکھا تھا:

"بھٹکتا تو مومن ہی ہے"

Clubb of Quality Content

باب نمبر ۴: پھر کوئی آیا دلِ زار

پھر کوئی آیا دل زار نہیں کوئی نہیں

راہرو ہو گا کہیں اور چلا جائے گا

ڈھل چکی رات بکھرنے لگا تاروں کا غبار

لڑکھڑانے لگے ایوانوں میں خوابیدہ چراغ

سو گئی راستہ تک تک کے ہر اک راہ گزار

اجنبی خاک نے دھندلا دیئے قدموں کے سراغ

گل کرو شمعیں بڑھا دو مے و مینا و ایاغ

اپنے بے خواب کواڑوں کو مقفل کر لو

اب یہاں کوئی نہیں کوئی نہیں آئے گا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

(فیض احمد فیض)

صوفیہ کی گاڑی آ کر زرار کے آفس کے باہر رکی مگر وہ گاڑی سے اتری نہیں، وہیں بیٹھے وہ مومنہ کا انتظار کر رہی تھی جب اس کی گاڑی کے آگے ایک اور گاڑی رکی جس کی ڈرائیونگ سیٹ سے ایک خوش شکل نوجوان نکلا، اس کے گنگھرالے بال ہمیشہ کی طرح اس کی پیشانی پر پڑ رہے تھے اس نے گرے رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا اور ایک ہاتھ سے آنکھوں سے سن گلاسز اتارتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے گاڑی کی چابی ویلے (valet) کے حوالے کی اور آفس میں چلا گیا۔ صوفیہ اس کو جانتی تھی زرار کا بیسٹ فرنڈ یوسف ایک زمانے میں وہ صوفیہ کا بھی بہترین دوست تھا، مگر پھر زرار سے لاتعلقی اختیار کر کے اس نے اس سے وابستہ ہر چیز سے دوری کر لی تھی۔ وہ فون کی ٹرن کی آواز پر خیالات کے بھنور سے نکلی، مومنہ کا میسج آیا تھا وہ پہنچ چکی تھی، صوفیہ گاڑی سے اتری چابی ویلے کو پکڑائی مومنہ اپنی گاڑی سے اتر کر اس کے سامنے کھڑی تھی، اس نے صوفیہ سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا، ” Let's be done with it today then“ (آؤ پھر آج اسے مکمل کریں)

”ہاں چلو پھر“ مومنہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ آفس میں داخل ہوئی، داخلی دوازے سے اندر کی طرف دائیں جانب لابی میں انتظار گاہ تھی اور بائیں جانب کچھ الیکٹرونک گیٹس نسب تھے، سامنے کی طرف ریسیپشن ڈیسک تھا جس پر سنبل موجود تھی، سنبل نے کھڑے ہو کر مومنہ اور صوفیہ کا استقبال کیا صوفیہ کی ٹیم جو کہ انتظار گاہ میں تھی اس کو دیکھ سب اس کے ساتھ آگے بڑھنے لگے۔ سنبل نے ان کی لفٹ تک رہنمائی کی لفٹ سے وہ دوسرے فلور پر پہنچے جہاں میٹنگ روم تھا لفٹ سے باہر کچھ فاصلے پر زرار اور یوسف تارا کے ہمراہ ان کا انتظار کر رہے تھے۔یوسف کو دیکھ کر مومنہ حیران ہوئی، یہ حیرانگی یوسف کہ چہرے پر بھی ایسے ہی عیاں تھی، صوفیہ آگے بڑھی زرار کو سر کے اشارے سے سلام کیا، زرار نے آغازِ کلام کیا اور انگریزی میں کہنے لگا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

“Good morning and welcome Miss Sophia Jalal.”(صبح بخیر مس صوفیہ جلال)

“Good morning to you too Mr. Zarrar"صوفیہ نے جواب دیا

(آپ کو بھی صبح بخیر زرار صاحب)

پھر مومنہ کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگی ”یہ ہیں مومنہ عبید، آپ جانتے ہی ہیں انہیں اگر آپ برا نا مانیں تو آج میٹنگ میں یہ ہمارے ساتھ ہی ہوں گی۔“

”نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں آیئے let's move to the meeting room (چلیے میٹنگ روم میں چلتے ہیں) یہ کہہ کر وہ راستے سے ایک جانب کی طرف ہوا اور صوفیہ اس کے بائیں جانب کچھ ہاتھ کے فاصلے پر چلنے لگی۔

”آپ یہاں بھی آ گئیں؟“ وہ آگے کی جانب بڑھ رہے تھے جب یوسف نے نیچے کو جھک کر مومنہ کے کان میں سرگوشی کی۔

مومنہ نے تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ ہلکے سے جواب دیا ”جس کا مطلب ہوا آپ کے لئے ایک اور موقع آ گیا خوبصورت لڑکی کو کافی آفر کرانے کا؟“

”انسان کو خوش رہنا چاہیے، خوش فہمی میں نہیں۔“ یوسف یہ کہہ کر چند قدم آگے کو ہو گیا، مومنہ اس کے چہرے پہ پھیلی شرارتی مسکراہٹ کو دیکھ رہی تھی۔

وہ میٹنگ روم میں داخل ہو چکے تھے زرار کی سربراہی کرسی کے ساتھ آج ایک اور کرسی بھی موجود تھی جو یقیناً صوفیہ کے لئے لگائی گئی تھی، زرار نے ہاتھ کے اشارے سے صوفیہ کو بیٹھنے

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

کو کہا، سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ چکے تھے تارہ اور یوسف چند اور لوگوں کے ساتھ زرار کی دائیں جانب تھے جب کہ مومنہ اور صوفیہ کے کچھ اور ساتھی اس کی بائیں جانب پر براجمان تھے۔

زرار نے کہنا شروع کیا: "یہ پراجکٹ میرے لئے ذاتی طور پر بہت اہمیت رکھتا ہے اور میں بہت خوش ہوں کہ میرا یہ پراجکٹ ایک ایسی کمپنی کر رہی ہے جس کے سی۔ای۔او جلال عابدی صاحب خود بھی انتہائی قابلِ اعتماد ساتھی ہیں اور انکی ٹیم بھی،" اس نے صوفیہ کی طرف دیکھا اور پھر بات جاری رکھی، "میرے لئے یہ پراجکٹ اور بھی کئی اعتبار سے اہم ہو جائے گا جب مس صوفیہ جیسی قابل آرکیٹکٹ اس کو ہیڈ کریں گی۔" صوفیہ نے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ بکھیری "مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کوئی بھی پراجکٹ صرف ہیڈ آرکیٹکٹ کی ہی محنت ہوتی ہے، بلکہ کوئی بھی عمارت یا سٹرکچر ایک زندہ انسان کی مانند ہوتا ہے، جس طرح ہر انسان کو زندگی میں رنگ لانے کے لئے اپنی کمیونٹی اور پیاروں کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کی پرورش میں پوری سوسائٹی کی محنت اور کاوش ہوتی ہے، اسی طرح ایک بلڈنگ کے حسین اور شاہکار ہونے کے لئے اس کے تمام بنانے والوں کی مجموعی محنت ہوتی ہے، میں اگرچہ ایک آرکیٹیکٹ نہیں مگر ایک بہت قابل اور تخلیقی انسان کے ساتھ اپنی زندگی کے بہت حسین لمحے گزارے ہیں اور اس کے بہت سے سکھائے ہوئے

Clubb of Quality Content

دروس میں سے ایک یہ بھی تھا کہ آرٹ تب تک آرٹ نہیں بنتا جب تک کہ اس میں آرٹسٹ اپنی روح نہ ڈال دے امید ہے مس صوفیہ آپ میرے اس خواب کو زندگی دے کر ایک شاہکار بنادیں گی۔" جب اس نے بات ختم کی تو صوفیہ اس کی جانب دیکھ رہی تھی وہ کچھ کہہ نا پائی اسے معلوم تھا کہ وہ کونسا انسان تھا جس نے ان الفاظ کو انسپائر کیا تھا، وہ جانتی تھی زرار نے زندگی کے حسین لمحے کس کے ساتھ گزارے تھے اس پتا نہیں چلا کب وقت گزرا کب اس نے کانٹریکٹ پر دستخط کئے اور کب سب فائنل ہو گیا۔

سب لوگ الگ الگ کھڑے ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے، کوئی مسکرا رہا تھا کسی کے ہاتھ میں مشروب کا گلاس تھا، کوئی کسی کو مبارکباد دے رہا تھا صوفیہ کی نگاہ مومنہ پر پڑی جو یوسف کے ساتھ کھڑی تھی وہ دونوں ایک دوسرے سے بات کر رہے تھے ایسے لگتا تھا جیسے برسوں سے وہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں مگر وہ ان دونوں کو جانتی تھی وہ دونوں ہی انتہائی ایکسٹروورٹ تھے جس سے ملتے ایسے ہی ملتے جیسے دوست ہوں وہ انہیں دیکھ رہی تھی جب زرار اس کے ساتھ آکر کھڑا ہوا صوفیہ نے ارادتاً اسے نظرانداز کیا اور موبائل پر محو ہو گئی مگر زرار نے اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے مخاطب کیا "مس صوفیہ،" اس نے مڑ کر زرار کو دیکھا، اس کی سیاہ آنکھیں صوفیہ کی آنکھوں سے ملی تھی اور ہر بار کی طرح اس بار پھر

وہ آنکھوں کے راستے دل میں اتر رہا تھا، وہ کچھ کہہ رہا تھا مگر صوفیہ اسے دیکھے جا رہی تھی سب پس منظر سے جا چکا تھا صرف وہ تھا مگر وہ کچھ کہہ رہا تھا، وہ کیا کہہ رہا تھا، صوفیہ نے سر جھٹکا، اور اس کی بات سننے کی کوشش کی وہ اس سے اس کے تحفظات کے بارے میں پوچھ رہا تھا، ”میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ سے کھل کر بات کریں مجھے بتائیں اگر آپ کو اس پراجکٹ سے متعلق یا ہمارے ورک ریلیشن سے متعلق کچھ بتانا ہے یا کچھ پوچھنا ہے۔“ اس کی آنکھیں اب صوفیہ کے جواب کی منتظر تھیں۔

صوفیہ نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا ”آیئے کہیں ایسی جگہ چلتے ہیں جہاں کچھ خاموشی ہو۔“

زرار نے اس کے جواب پر ادھر ادھر کو نظر دڑائی وہاں واقعی کافی شور تھا۔ اس نے راستے کی طرف رہنمائی کی صوفیہ آگے خاموشی سے چلتی ہوئی اس کے آفس تک آئی زرار نے آفس کا دروازہ کھول کر اسے اندر آنے کی دعوت دی۔

****

یوسف اور مومنہ شیشے کی بڑی دیوار کے سامنے کھڑے تھے، یہاں سے عمارت کا داخلی صحن اور دروازہ نظر آتے تھے مومنہ صحن کے وسط میں بنے حوض اور اس کے درمیان نسب

فوارے کو دیکھ رہی تھی اور یوسف کی بات پر مسکرا رہی تھی وہ اسے زرار اور اپنی پرانی دوستی کے بارے میں بتا رہا تھا، مومنہ نے ہی اس سے سوال کیا تھا، ”ویسے آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟“

”وہی جو آپ کر رہی ہیں۔“ اس نے مسکراتے ہوئے مومنہ کو جواب دیا۔ ”میرا مطلب آپ کی جاب کیا ہے؟“

”او تو آپ میرا پروفیشن جاننا چاہتی ہیں؟“ اس نے جتانے والے انداز میں بات جاری رکھی، ”میں اس کمپنی کی لیگل کمیٹی کو لیڈ کرتا ہوں۔“

”یعنی کہ ان کے فراڈز اور کالے کاموں پر عدالت میں پردہ ڈالتے ہیں۔“ مومنہ کے لہجے میں شرارت تھی۔

”نہیں پہلی بات کہ یہ کمپنی ایسا کچھ کرتی نہیں اور دوسری بات میرا کام کمپنی کو legal (قانونی) معاملات میں defend (دفاع) کرنا ضرور ہے مگر میں اپنے اصولوں سے ہٹنے والوں میں سے نہیں،“ یوسف کو برا لگا تھا اور یہ اس کے اندازِ گفتگو سے واضح تھا، ”اگر کمپنی کچھ ایسا کرے گی تو میں خود کو اس معاملے سے الگ کر دوں گا یا کمپنی سے ہی۔“

مومنہ نے اس کے مزاج میں آنے والی تبدیلی کو بھانپ لیا تھا وہ فوراً بولی، "نہیں میرا ہرگز آپ کو offend (ناراض) کرنے کا ارادہ نہیں تھا بس ازراہِ تفنن بات کی تھی، معزرت اگر آپ کو برا لگا تو۔"

"نہیں ایسی بات نہیں،" اس نے مسکرا کر جواب دیا "آپ اپنا بتائیں، جہاں تک مجھے معلوم آپ نے تو آرکیٹیکچر پڑھا تھا تو پھر اپنے پروفیشن کو pursue کیوں نہیں کیا؟"

مومنہ کی آنکھیں جھکی تھیں "بس مجھے اپنا بزنس کرنا تھا اسی لیا،" اس نے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پہ لائی، "ویسے آپ کو کیسے پتہ میں نے آرکیٹکچر پڑھا ہے؟" اس نے آنکھیں سکیڑ کر یوسف کو دیکھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"دیکھ لیں میں آپ کے بارے میں کتنا جانتا اور آپ ہیں کہ مجھے سہی سے جانتی بھی نہیں ہیں۔" اس نے طنزیہ انداز میں بات کو گھما دیا۔

"مجھے آپ کو جاننے کی ضرورت ہوگی بھی کیوں؟" مومنہ نے جواب دیا۔

"چلیں کوئی نہیں آہستہ آہستہ جان لیں گی۔۔۔" مومنہ کے فون کی گھنٹی نے اس کی بات کاٹی۔

مومنہ نے فون کو دیکھا اور پھر یوسف کی طرف متوجہ ہوئی ”Sorry I'll have to take this call“ (معزرت مگر مجھے یہ کال اٹھانی ہو گی) اس نے یہ کہا اور فون لے کر ایک کونے کی جانب چلی گئی۔

کچھ لمحوں بعد،

”مجھے اب جانا ہو گا مسٹر یوسف۔“ اس نے ایک لمحے کے لئے دائیں بائیں نظر دوڑائی ”آپ میرے جانے کا صوفیہ کو آگاہ کر دیجیئے گا، وہ کہیں نظر نہیں آ رہی۔“

”اوہ مگر اتنی جلدی،“ یوسف نے کہنا چاہا مگر پھر رک گیا، ”اچھا چلیں آیئے میں آپ کو گاڑی تک چھوڑ آتا ہوں،“ یوسف نے ہاتھ کے اشارے سے اسے آگے چلنے کو کہا۔

****

زرار نے صوفیہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اس کے سامنے والے صوفہ پر خود بیٹھا، ”جی بتائیں کیا کہنا چاہتی ہیں آپ؟“

”ہم دونوں کو ایک ساتھ کام کرنے سے پہلے کچھ اصول وضع کر لینے چاہئیں۔“ صوفیہ نے زرار کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیسے اصول؟'' زرار نے سر جھکا کر سوال کیا ''کیا آپ مجھ پر ذرہ برابر بھی اعتبار نہیں کر سکتیں؟''

''اس سب میں اعتبار اور بھروسہ کہاں سے آگیا مسٹر زرار؟'' اس کی آواز میں تیزی آئی تھی۔

''اگر اعتبار اور بھروسے کی بات نہیں ہے تو اصول کیسے؟''

''ہر انسان کے کچھ ورکنگ پرنسپلز (کام کرنے کے اصول) ہوتے ہیں، میرے بھی ہیں اور میں اسی پر آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں۔''

''جی بتائیے پھر اپنے پرنسپلز، مگر یہ پرنسپلز اگر ہمارے کام میں خلل ڈالیں گے تو آپ کو کہیں نہ کہیں تھوڑا بہت compromise (سمجھوتا) کرنا پڑے گا۔''

''میں اپنا کام انتہائی محنت سے کرتی ہوں، اس بات کا اقرار آپ بھی کریں گے،'' صوفیہ نے فخریہ انداز میں کہا ''مگر ہاں جہاں آپ حد لگانا چاہیں لگا سکتے ہیں میں ہرگز آپ کو روکوں گی نہیں۔''

صوفیہ نے بات ختم کر کے اپنے بیگ سے دو کاغذ نکال کر زرار کے سامنے رکھے۔ زرار نے کاغذات جو اٹھا کر دیکھا وہ کوئی معاہدہ تھا، پہلی سطر میں بڑا بڑا لکھا تھا Working Agreement زرار نے معاہدے کو بغیر پڑھے اس پر دستخط کیے، صوفیہ نے ہڑبڑا کر کہا ''ارے، پڑھ تو لیجئے اس میں لکھا کیا ہے،''اس نے حیرت سے زرار کی جانب دیکھا،''ایسے کیسے بغیر پڑھے دستخط کر دیے آپ نے؟''

''میں آپ کے سپرد اپنا کروڑوں کا منصوبہ کر رہا ہوں اس کی بنیادی وجہ صرف یہ ہے کہ میں آپ پر مکمل اعتماد کرتا ہوں، مجھے آپ کی ایمانداری اور Work Ethics پر پورا بھروسہ ہے، اور مجھے یقین ہے آپ نے اس کاغذ پر کچھ بھی ایسا نہیں لکھا ہو گا جو مجھے یا میرے کام کو کسی بھی طرح نقصان پہنچائے گا۔''وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ رہا تھا اور وہ اس کی الفاظ کے سحر میں قید ہو رہی تھی، یہ عجیب اعتماد یہ بلا کا بھروسہ یہ کیا تھا؟ یہ دوستی تھی؟ یہ چاہت تھی؟ یا پھر یہ محبت تھی۔

وہ بات مکمل کر رہا تھا''صوفیہ مجھے معلوم ہے تم نہیں چاہتی کہ ہمارے ماضی کے تعلق کا سایہ بھی ہماری پروفیشنل لائف پر پڑے اور میں تمہارے ساتھ مکمل تعاون کرنے کی کوشش

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کروں گا، میں اپنے جذبات کو مکمل طور پر مار تو نہیں سکتا مگر ہاں ان کا اظہار کرنے سے گریز ضرور کروں گا،" پھر اس نے صوفیہ سے نظر ہٹا کر کلائی پہ بندھی گھڑی کو دیکھا پھر مسکرا کر کہا، "لیکن اگر تم اجازت دو تو اچھے دوستوں کی طرح کام کر لیں گے۔" اس کی آنکھوں میں ایک چمک تھی وہ چمک جس سے صرف صوفیہ متعارف تھی، وہ اوروں کے لئے ایک بلکل اور شخصیت کا حامل انسان تھا مگر صوفیہ، صوفیہ کے لئے وہ ہمیشہ سے بہت مختلف رہا تھا، اس کی آنکھوں کی یہی چمک صوفیہ کو اس ہر بات مان لینے پر مجبور کر دیتی تھی، اور اس نے ایک بار پھر اسے قائل کر لیا تھا۔

"میں تمہاری دوست رہ سکتی ہوں زرار، مگر کیا ہماری دوستی نے پہلے بھی ہر چیز کو پیچیدہ نہیں کر دیا تھا، کیا ہر چیز پہلے بھی مشکل نہیں ہو گئی تھی؟" اس نے زرار کو جواب دیا، "خیر یہ ان سب باتوں کا موقع نہیں، تم نے تو بنا پڑھے اس دستاویز پر دستخط کر دئے مگر میں پھر بھی تمہیں یہ پڑھ کر سنانا چاہوں گی۔" اس کی آنکھوں میں شرارت ابھری تھی۔

"ویسے تو مجھے فرق نہیں پڑتا لیکن پھر بھی سناؤ۔" زرار نے اپنے ہاتھوں کا پیالا بنا کر تھوڑی کو اس پر رکھا اور صوفیہ کو سننے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

''دیکھو پہلا اصول ہے کہ تم آج کے بعد ہمارے ماضی کا ذکر بھی نہیں کرو گے۔ نمبر دو تم مجھ سے ایک مناسب فاصلے پر رہو گے،'' وہ پڑھ رہی تھی اور زرار اس کو دیکھے جا رہا تھا، وقت کب گزرا تھا اسے اندازہ بھی نا ہوا، ''اور آخری مجھے پھول بھیجنے کی غلطی آئندہ مت کیجیے گا۔''

''اوو کم آن (Oh Come on) وہ تو اتنا اچھا سا Gesture تھا۔'' زرار نے مصنوعی ناراضگی دکھانی چاہی۔

''جو بھی تھا آئندہ نہ کیجئے گا۔'' صوفیہ نے کہا اور کاغذ دوبارہ اپنے بیگ میں ڈال دیا، ''اب مجھے چلنا چاہیئے۔'' یہ کہتے ہوئے وہ اٹھی اور وہ دونوں آفس کے دروازے تک بڑھنے لگے۔

****

شام کی خوبصورتی سارے اسلام آباد میں پھیل چکی تھی، صوفیہ اپنے کمرے میں پلنگ کے ساتھ زمین پر بیٹھی تھی اس کے بال کھلے تھے اور سامنے لیپ ٹاپ پر ایک میل کھلی تھی جب عمر کمرے میں داخل ہوا، وہ دروازے میں کھڑا اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا، صوفیہ کی نظر اٹھی تو

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے عمر کو دیکھا، ”بھائی آپ؟ اندر آ جائیے نا وہاں کیوں کھڑے ہیں؟“ اس نے لیپ ٹاپ فولڈ کرتے ہوئے کہا۔

عمر اس کے ساتھ آ کر بیٹھا تھا، ”میں سو رہا تھا جب تم آئی تھی ابھی جاگا تو سوچا اپنے کپ کیک سے مل لوں جا کر۔“ اس نے مسکراتے ہوئے صوفیہ کے چہرے پر آتی بالوں کی لٹ کو اس کے کان کے پیچھے اڑسا، ”کیسا رہا دن؟“

”اچھا تھا بھائی آپ بتائیں؟“ صوفیہ نے عمر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں رکھا تھا۔ ”کیسی جا رہی چھٹیاں؟“

”میری تو بہترین جا رہی چھٹیاں۔“ عمر نے بازو اوپر کرتے ہوئے انگڑائی لی۔ ”ہاں البتہ تم کچھ کہنا چاہ رہی ہو شاید،“ اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے صوفیہ کو دیکھا، ”نہیں بلکہ کچھ چھپا رہی ہو۔“

”میں؟“ صوفیہ نے حیرت سے اسے دیکھا، ”نہیں میں تو کچھ نہیں چھپا رہی۔“ صوفیہ نے آنکھیں نیچے کر لی۔

”چلو، تمہاری مرضی کیا کہہ سکتا بس افسوس ہی ہے کہ کپ کیک بھی باتیں چھپا رہی مجھ سے“اس نے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کیا۔

”یار!! بھائی آپ بھی نا، اداکاری تو آپ سے سیکھے کوئی،“اس نے تھک کر جواب دیا”کچھ نہیں چھپا رہی تھی میں بس یہی سوچ رہی کہ زرار کے ساتھ کام کرنے پہ امادہ تو ہو گئی ہوں میں مگر بہت سی reservations(تحفظات)ہیں میرے ذہن میں اس بارے میں۔“

”ہاں تو جو بھی تحفظات ہیں آؤ بات کرتے ہیں، سوچتے ہیں اس بارے میں کیا کرنا۔“

”آپ کو تو پتہ ہے بھائی، انسان کچھ بھی کر لے مگر ماضی کے زخم کبھی نا کبھی درد ضرور دیتے ہیں۔ سب کہتے ہیں بھول جاؤ، معاف کر دو مگر میرے سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ معاف کرنا آسان ہوتا ہے نا ہی بھولنا۔“

”سہی کہتی ہو معاف کرنا یا بھول جانا آسان نہیں ہوتا، مگر ایک بات یاد رکھنا کپ کیک معاف کرنے میں اور بھول جانے میں بھی فرق ہوتا ہے، معاف کر دینے سے ہر گز یہ مراد نہیں کہ تکلیف نہیں ہوتی، دل نہیں دُکھتا، کہیں نا کہیں دکھ ہوتا ہے،“وہ اس کی دھارس بندھا رہا تھا ”اور بھول جانے کا مطلب بھی ہر گز یہ نہیں ہوتا کہ تکلیف سے نجات مل جاتی ہے، جس

طرح جسم پہ آنے والے زخم وقت کے ساتھ بھر جاتے ہیں ویسے ہی روح اور دل پر لگنے والی چوٹ اور اس کا زخم بھر تو جاتا ہے مگر اپنے اندر کچھ چھوڑ ضرور جاتا ہے، جیسے اکثر برسات میں جسم پر آئے پرانے زخموں میں درد اُٹھتا ہے ویسے ہی کسی بات سے کسی واقعہ سے یہ روح کے زخم بھی Trigger ہو جاتے ہیں اور پھر ہمیں ستاتے ہیں۔اس لئے میری جان معاف تو ہم اپنے قلبی اور ذہنی سکون کے لئے کرتے ہیں۔ مگر یہ احساس جسے تم محسوس کر رہی ہو اس کے لئے ہمیں مضبوط پہاڑوں کی طرح بننا پڑتا ہے، جن کو موسم کا ہلکا سا بدلاؤ بدلتا نہیں ہے، وہ کھڑے رہتے، اور پہاڑ جتنا مضبوط بننے میں بہت وقت لگتا ہے کپ کیک، بہت سارا وقت۔"

"تو کیا مطلب بھائی، اگر ہم مضبوط پہاڑ نہیں ہوں گے تو کیا ایک ریت کی دیوار ہوں گے جو ہر چھوٹی موٹی بات سے Trigger ہو کر گر جائے گی، کیا اتنی سی بھی ہمت اور طاقت نہیں ہو گی ہم میں کہ ہم خود کو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی نظر نا کریں۔"

"نہیں ہر گز نہیں میرا مطلب یہ بلکل بھی نہیں ہے، تم نے زرار کو اس لئے چھوڑا تھا کہ وہ تعلق پاکیزہ نہیں تھا، محبت تھی نکاح کی گنجائش نہیں تھی، دوستی تھی مگر فتنے کا ڈر تھا، اور

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تمہارا یہ عمل تمہیں بہت نایاب بناتا ہے، یہ ثابت کرتا ہے کہ تم خدا کے لئے رشتے بنانے اور توڑنے والوں میں سے ہو، اور جو خدا کی رضا کے لئے دوستی کرتا ہے اور دشمنی رکھتا ہے اس کی اصل ترجیح خدا ہی ہوتا ہے، ان خدا کے بندوں کے لئے ان کا خدا کافی ہوتا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو پاک بات کہتے ہیں، اور تمہیں پتہ ہے پاک بات کی مثال قرآن میں اللہ ایک مضبوط درخت کی سی بتاتا ہے، ایسا درخت جس کی جڑیں زمین کے اندر دور تک پھیلی ہوتی ہیں اور اس کے پھل سے سارا جہان فائدہ اٹھاتا ہے، کپ کیک میں سمجھتا ہوں کہ یہ مثال ان لوگوں پر بھی پوری آتی ہے جو ایسی اچھی بات کہتے ہیں وہ بھی مضبوط جڑوں والے درخت ہوتے ہیں جن پر خدا کبھی رسوائی نہیں آنے دیتا کبھی ان کو گرنے نہیں دیتا۔" اس نے اٹھتے ہوئے کہا

"تمہیں بھی خدا رسوا نہیں کرے گا بھٹکنے نہیں دے گا، تم نے حق کے راستے کو ایک دفعہ پایا تھا، اب اس حق کا دامن ہاتھ سے نا چھڑانا جس فتنے کے ڈر سے اس سے تعلق کو ختم کیا تھا اس فتنے کو دوبارہ پروان نا چڑھنے دینا، ایک مناسب فاصلہ برقرار رکھو، مگر ہاں ایک بات یاد رکھنا میری جان، محبت مرض ہے اور اس مرض کا علاج نکاح ہے،" صوفیہ نے آنکھیں بھینچ لیں

"اگر کبھی کسی لمحے میں یہ موقع ملے تو ذرا برا انسان نہیں ہے سو اس بارے میں سوچا ضرور جا سکتا ہے۔"

”مجھے بہت خوشی ہے کہ میرے پاس آپ جیسا بھائی ہے، جس سے میں کچھ بھی شئیر کر سکتی ہوں۔“اس نے عمر کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

”ہاں وہ تو ٹھیک ہے مگر میں نے یہ professional advice فری میں تھوڑی دی ہے،“وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

”کیا مطلب؟“صوفیہ نے پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔

”مطلب یہ کہ اس کے بدلے کافی بنادو؟“اس کے چہرے پر بچوں والی معصومیت تھی۔اور اگلے لمحے صوفیہ نے خود کو کیچن میں پایا تھا، جہاں اب وہ کافی تیار کر رہی تھی اور ساتھ میں سوچ رہی تھی کہ کتنی بڑی نعمت ہوتی ہے گھر کے مردوں کا اپنی بہنوں اور بیٹیوں پر اعتماد کرنا ان کا بازو تھامنا، زندگی میں اس ظالم معاشرے کی وجہ سے آنے والے تند اور تیز طوفانوں میں انکی کشتی کا ناخدا بننا، اگر گھر میں بیٹیوں کو تحفظ نا ملے تو وہ اوروں میں وہ تحفظ ڈھونڈنے لگ جاتی ہیں اور تبھی، تبھی بہت سے ایسے واقعات اور حادثات ہوتے ہیں جن پر وہی بھائی اور باپ جن نے اپنے گھر کی بیٹیوں کو سہارا نہیں دیا ہوتا، انہیں غیرت کے نام پر قاتل کر دیتے

ہیں، صوفیہ خوش قسمت محسوس کرتی تھی خود کو اور وہ تھی بھی خوش قسمت کہ اس کا بھائی اس کا قوّام تھا، اس کا محافظ۔

****

یوسف کیفے کے باہر کھڑا تھا، کھڑکی سے اندر کا پر ہنگم ماحول دِکھ رہا تھا، اس سارے شور اور افراتفری کے منظر میں وہ ایک پر سکون شخص کو دیکھ سکتا تھا، وہ کاؤنٹر ٹاپ کے سامنے کھڑی بارستا کو کچھ سمجھا رہی تھی، وہ پیچھے مڑی تو اس کی نظر کھڑکی کے باہر کھڑے یوسف پر پڑی جو اپنی کار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اس نے گرے ڈریس پینٹ کے اوپر سیاہ ہائی نیک پہن رکھی تھی جس اس نے گرے رنگ کا ہی لانگ کوٹ پہنا تھا، اس کے گنگھرالے بال اس کے ماتھے پر پڑ رہے تھے، ہاتھ میں موبائل تھا اور وہ مومنہ کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا، مومنہ بھی مسکرائی، اور پھر آرام سے قدم اٹھاتی کیفے سے باہر ائی اور اس کے سامنے اکر کھڑی ہوئی، رات انتہائی سرد تھی، اور مومنہ سردی سے ہاتھوں کو مل رہی تھی۔ اس نے مومنہ کو آتا دیکھ کر آگے بڑھ کر سر کو خم دے کر سلام کیا، وہ اس کے سامنے کھڑی ہوئی "آپ آ ہی گئے تھے تو اندر آجاتے، یہاں باہر سردی میں کھڑے کیوں ہیں۔" مومنہ نے اس سے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

”میں تو اپنی خوشی سے کھڑا تھا شاید آپ کو اچھا نہیں لگا میرا یہاں کھڑا ہونا۔“ ان دونوں کے قد میں واضح فرق تھا وہ تھوڑا تر چھا ہو کر گاڑی کے ساتھ ٹیک لگانے لگا تاکہ مومنہ کے روبرو ہر کر بات کر سکے۔

”مجھے کوئی مسئلہ نہیں آپ کے یہاں کھڑے ہونے سے، چاہیں تو پوری رات اس یخ بستہ ہوا میں یہاں کھڑے رہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں،“ وہ تھوڑا سا قریب ہوئی ”البتہ میری پارکنگ کو زیادہ دیر تک occupy نہ کیجئے گا۔“

”سہی ہے میں تو آپ سے کچھ پوچھنے آیا تھا ایک وکیل کو فیور دے دیں کیا پتا کسی کام ہی آجاؤں مستقبل میں۔“ اس نے جیب سے لفافہ نکالتے ہوئے کہا۔

”کیوں ایک وکیل کو آخر میری کیا help درکار ہو سکتی؟“ اس نے منہ بھنسورتے ہوئے کہا ”میں ٹھری ایک ادنٰی سی Interior designer اور بزنس وومن“

”جی بلکل ادنٰی سی Interior designer اور بزنس وومن، آپ کی انہی دو خصوصیات کا فائدہ اٹھانے کا ارادہ ہے میرا۔“ اس نے لفافہ مومنہ کو تھماتے ہوئے کہا ”یہ ہے میرا ایک چھوٹا سا آئیڈیا میں کافی دنوں سے آپ کے کیفے میں آرہا ہوں and I

liked this little space of yours(اور مجھے آپ کی یہ چھوٹی سی جگہ پسند آئی) میرے پاس ایک کافی وسیع سا آئیریا ہے جہاں میں ایک ایسا ہی aesthetic restaurant کھولنا چاہتا ہوں مگر اپنی دو جابز کے ساتھ اسے مینیج کرنا اور اس پہ کام کرنا میرے لئے آسان نہیں اس لئے میں چاہتا کہ آپ میرے ساتھ کام کریں I can provide with all of the investments, you'll just have to work on it and make this dream of mine come true(میں تمام سرمایہ کاری فراہم کر سکتا ہوں، آپ کو صرف اس پر کام کرنا پڑے گا اور میرے اس خواب کو سچ کرنا پڑے گا۔)"

مومنہ کی آنکھ میں چمک آئی، اس نے لفافے کو دیکھا اور کہا "یعنی پیسہ آپ کا اور محنت میری؟"

"نہیں میں محنت بھی کروں گا میرے پاس ہفتے میں دو دن مکمل فری ہوتے جس میں میں آپکے ساتھ پلاننگ کا سارا کام کروا سکتا مگر پریکٹیکل اور on ground آپ کو زیادہ کام کرنا پڑے گا۔ اور ہاں باقی اس میں آپ کے کیا شیئرز ہوں گے اور کس طرح کام ہو گا اس

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب کو ہم بیٹھ کر ڈسکس کر سکے اس envelope (لفافے) میں میں نے اپنی تمام تر معلومات ڈال دی ہیں میری ای- میل فون نمبر سب اس میں ہے اس کے علاوہ ایک pseudo-agreement بھی، تاکہ آپ دیکھ لیں ہم کس طرح شئیرز کو آپس میں تقسیم کر سکتے ہیں۔"

"مومنہ ابھی تک لفافے کو دیکھ رہی تھی، اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ آج اتنی بڑی آفر اس کے سامنے تھی، جب چند سال پہلے اس نے یہ کیفے بنایا تھا تو بہت سے لوگوں نے اس پر انگلیاں اٹھائی تھیں کہ "یہ کیا کرے گی" "ساری انویسٹمنٹ ڈوب جائی گی۔" "آج تک کچھ اور کیا ہے جو ریسٹورانٹ چلا پاؤ گی؟" ان سب باتوں کہ باوجود اس نے ثابت قدمی سے اپنا کام کیا اور اج اس کا کیفے تو کامیاب تھا ہی مگر ایک بزنس پارٹنر شپ کی آفر بھی اس کے سامنے تھی۔

"اہم اہم، "یوسف نے گلہ صاف کرنے کی سی آواز کی "وہ میں لیٹ ہو رہا تھا تو امید ہے آپ رابطہ کریں گی مجھ سے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی بلکل میں چند دن میں آپ کو اپنا جواب دے دوں گی۔" مومنہ نے یوسف کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھا وہ جا چکا تھا مگر مومنہ وہیں کھڑی اپنے کیفے کو دیکھ رہی تھی، کیوں کہ اس نے کسی منزل پہ پہنچنے کے لئے جو پہلا قدم آٹھایا تھا، بہت سے لوگوں کی طرح وہ پیچھے نہیں ہٹی تھی ہر مشکل میں ہر طوفان سے لڑ کر آج اسے اپنا یہ پہلا قدم اٹھانے پر بہت فخر ہوا تھا۔

****

صوفیہ اور زرار آفس میں تھے صوفیہ نے سیاہ رنگ کا لانگ عبایا نما فراک پہن رکھا تھا گلے میں کریم رنگ کا سٹالر تھا، اس کے بھورے بال ڈھیلے جوڑے میں بندھے تھے، وہ میٹنگ ٹیبل پر پڑے نقشے سے کچھ سمجھا رہی تھی، زرار جس نے براؤن ڈریس پینٹ کے اوپر کریم رنگ کی شرت پہن رکھی تھی شرٹ کے آستین اوپر موڑے ہوئے تھے، وہ غور سے صوفیہ کی بریفنگ سن رہا تھا۔

صوفیہ نے بریفنگ ختم کی اور کرسی پہ بیٹھ گئی، زرار نے میٹنگ کے اختتامی الفاظ ادا کئے، صوفیہ اپنی فائل میں چیزیں سمیٹ رہی تھی جب زرار اس کے قریب آیا، "کیا ہم بات کر سکتے ہیں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

صوفیہ نے مڑ کر اسے دیکھا، ”جی بلکل“

”کیا کچھ ہوا ہے؟ تم آج بہت ریزرو(reserve)لگ رہی ہو۔“

”کل بتایا تو تھا“ وہ واپس چیزیں سمیٹنے لگی ”اب سے ہم ڈسٹنس برقرار رکھیں گے۔“

”اس کا یہ مطلب تو نہیں ہم weird behave کرنے لگ جائیں۔“

”نہیں میں تو ایسے نہیں کر رہی،“ وہ سامان سمیٹ چکی تھی زرار کی طرف مڑی اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا ”کیوں آپ کو لگ رہا ایسا؟“

”جی ایسا ہی لگ رہا ہے مجھے، بہتر ہو گا ہم اچھے سے کام پر فوکس کریں۔“

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”میرا مکمل دیہان کام پر ہی ہے مگر میں آپ کو مشورہ دوں گی کہ آپ بھی کام ہی پر مشورہ کریں بجائے اس کے کہ میرے رویے اور برتاؤ پر نظر رکھیں۔“ وہ سنجیدہ انداز میں کہتے آگے چل پڑی زرار اس کے پیچھے آیا، ”آپ کا مسئلہ کیا ہے ایک لمحہ آپ ٹھیک ہوتی ہیں اگلے لمحے آپ کے موڈ سونگز آجاتے ہیں اور آپ فالتو میں برہم ہو جاتی ہیں، کیا آپ calm (پر سکون) نہیں رہ سکتی؟“

''مسٹر زرار میں بلکل پر سکون ہوں، البتہ آپ سے کہیں زیادہ پر سکون ہوں باقی جہاں تک میرے رویے کی بات ہے تو اس کو پرکھنے کے لئے یہ ضرور دیکھئے گا کہ آپ نے ایسا کیا کہا کہ میں آپ سے rude ہوئی۔'' وہ یہ کہتی آفس سے باہر جانے لگی ''کل ملاقات ہو گی'' اس نے مڑ کر زرار کو کہا۔

اگلا دن:

وہ دونوں کنسٹرکشن سائیٹ پر تھے اسلام آباد کے سیکٹر ڈی-17 میں موجود ایک کھلا وسیع اور عریض علاقہ تھا، اس کی زمین اوپر نیچے تھی، آس پاس کا علاقہ زیادہ آباد نہیں تھا، صوفیہ کے بال ہوا کے زور سے بار بار اس کے گال پر پڑ رہے تھے زرار اور اس نے سر پر پی- کیپ پہن رکھی تھی، وہ دونوں کام سے فارغ ہو کر اب واپسی کے لئے تیار ہو رہے تھے، آج پورا دن زرار نے اس کو زیادہ تنگ نہیں کیا تھا، آج وہ کام کے علاوہ کوئی بات بھی نہیں کر رہے تھے، زرار نے اس سے کل کے بارے میں بھی کچھ نہ پوچھا، یہ اس کا خیال تھا چونکے اب زرار اس کی طرف ہی آ رہا تھا، شاید وہ کام ختم ہونے کا انتظار کر تا رہا تھا یا پھر وہ موقع تلاش کر تا رہا تھا جو کہ صوفیہ جان بوجھ کر اسے دینا نہیں چاہتی تھی، مگر اب بات کرنی ہی تھی کیونکہ وہ زرار کو

جانتی تھی اور اسے معلوم تھا کہ اسے اس بار مکمل اہتمام سے اس کی بات سننی بھی ہوگی اور جواب بھی دینا ہوگا، صوفیہ انہی خیالات میں گم تھی جب زرار اس کے سامنے آکر رکا، ”کیا اب ہم بات کر سکتے ہیں؟“ اس نے معصومیت بھرے انداز میں کہا۔

”کونسی بات؟“ صوفیہ انجان بن کر بولی۔

”وہی جو کل ادھوری چھوڑی تھی؟“ زرار نے جواب دیا۔

”یعنی آپ بات کئے بغیر رہ نہیں سکتے نا؟“ صوفیہ نے روکھے انداز میں کہا۔

”وہ تو آپ مجھے جانتی ہیں، مشکل ہی ہے کہ میں کوئی بات ادھوری چھوڑوں۔“ اس نے اکڑ کر جواب دیا۔

Clubb of Quality Content!

”چلیں بتائیں کیا بات کرنی تھی آپ نے میرے پاس زیادہ وقت نہیں۔“

”ایسا کیا ہوا ہے کہ آپ مجھ سے دور رہنا ضروری سمجھنے لگی ہیں ہم اچھے دوست تھے ماضی میں پھر سے رہ سکتے ہیں۔“ وہ کہے جا رہا تھا اور صوفیہ اسے سنے جا رہی تھی۔

”ایسا بہت کچھ ہوا تھا زرار شاید آپ کو یاد نہیں مگر میں وہ ہوں جو کم ہی ایسی باتیں بھولتے، آپ نے دوستی کا کہا تھا مجھے، ہم دوست تھے مگر ہم دونوں جانتے تھے کہ ہم چاہتے ہیں ایک

دوسرے کو مگر میں ام لڑکیوں میں سے نہیں تھی جو چاہت کہ جھانسے میں آکر ناجائز اور حرام تعلقات بنا لے، تو آپ نے اول اول تو میرے فیصلے کی قدر کی اور کہا کہ ہم صرف دوست ہیں اس سے بڑھ کر کچھ نہیں، مگر میں اب سمجھی ہوں زرار کہ ہمیں تو دوست بھی نہیں ہونا چاہئے تھا، دوستی وہاں ہوتی ہے جہاں فتنے کا ڈر نا ہو جہاں دوستی کے پاکیزہ اور باحیا رہنے کا مکمل یقین ہو ہمارے معاملے میں ایسا نہیں تھا، اور پھر وہی ہوا ہم دونوں فتنے میں مبتلا ہوے آپ نے مجھے خواب دکھائے، چاہت کے، زندگی ساتھ گزارنے کے، ساتھ کھڑا رہنے کے، مگر زرار وہ ساتھ ہمیشہ نہیں رہا آپ بیچ منجدار کے مجھے چھوڑ گئے تھے، مجھے لگا تھا زندگی رک گئی ہے سب ختم ہو گیا ہے مگر نہیں ہوا کچھ بھی زندگی جاری رہی، میں زندہ رہی۔" وہ بات تو کر رہی تھی مگر آنسو اس کے خوبصورت رخسار پہ ایک دریا کی طرح دھار بنا کر اس کی تھوڑی سے نیچھے گر رہے تھے، اس کی آواز کی نہیں اسے اس کے بھائی کی ہر بات یاد تھی آج اس کی آواز ہکلائے گی نہیں آج وہ مضبوط درخت کی مانند کھڑی رہے گی اور خود کے لئے اپنے ذہنی سکون کے لئے بولے گی۔ "اب آپ ایک بار پھر وہی کر رہے ہی، پہلے دوستی کا جھانسہ پھر محبت کا جھانسہ پھر ایک سراب کی طرف دعوت اور آخر میں اب پھر غایب ہو جائیں گے۔ لیکن اس بار میں آپ کے جھانسوں میں نہیں آؤں گی۔" صوفیہ نے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بات کہی اور فوراً سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی، زرار کی بات نہ اس نے سنی تھی نہ وہ سننا چاہتی تھی، مگر زرار، زرار وہیں کھڑا رہا وہ بہت کچھ کہنا چاہتا تھا اس کے پاس بہت سی صفائیاں بھی تھیں جو وہ پیش کرنا چاہتا تھا مگر وہ جا چکی تھی اور زرار اسے روک نہ سکا، ایک آواز بھی نہ دے سکا تھا۔

****

صوفیہ کے جانے کے بعد وہ کافی دیر تک وہیں کھڑا ان سب لمحوں کو یاد کرتا جب وہ ساتھ تھے، کہاں کہاں اس نے صوفیہ کو یہ احساس دلایا تھا کہ اس کی محبت فریب کے سوا کچھ نہیں، کب کب اس نے دوستی کی حد کو پار کیا تھا، کب کب صوفیہ کو اس کے وجود سے عدم تحفظ کا احساس ہوا تھا۔ان سب باتوں کو سوچتے سوچتے وہ اک دفعہ پھر ماضی کے سفر پر نکل چکا تھا۔

(زرار اور صوفیہ یونیورسٹی کے کیفے میں بیٹھے کافی پی رہے تھے، صوفیہ مسکرا رہی تھی اور زرار اسے کچھ بتا رہا تھا، ان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ تھا نہ ہی ناآشنائی کے آثار تھے وہ بے تکلف تھے بلکل ویسے ہی جیسے اکیسویں صدی کے غیر محرم نوجوان ایک دوسرے سے بے تکلف ہو جاتے ہیں پھر مسائل ان کے جکڑ لیتے ہیں، منظر دھندلانے لگتا ہے)

(صوفیہ اپنے کمرے میں ہے کسی سے فون پر بات کر رہی ہے، وہ غصے میں ہے اس کی آواز اونچی ہو رہی ہے، وہ بتا رہی ہے کہ کس طرح وہ صبح سے کال ملا رہی ہے مگر اس نے اٹھائی نہیں دوسری طرف زرار ہے جس کی آواز میں تھکاوٹ ہے وہ اسے بتا رہا ہے کہ اس کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ صبح شام اس سے بات اس کی آواز میں سختی آ رہی ہے منظر دھندلاتا ہے۔)

(یادوں کے کینوس پر نئے رنگ بکھر رہے ہیں صوفیہ زرار کے ہمراہ گاڑی میں ہے دونوں یونیورسٹی سے باہر نکل رہے ہیں صوفیہ کے دماغ اور اعصاب پر ڈر سوار ہے، یہ چوری چھپے ملنا اس کا ڈر، پکڑے جانے کا ڈر، وہ سارے ڈر جو کبھی پہلے اسے لاحق نہیں ہوئے تھے، وہ دونوں اب اس دور کو بہت پیچھے چھوڑ آئے تھے جب وہ اس ناجائز تعلق کو دوستی کا رنگ دیتے تھے، وہ فتنے میں مبتلا تھے ایسے فتنے میں جس ان دونوں سے سکون کو چھین لیا تھا۔)

(زرار ہسپتال کے کاریڈور میں تھا صوفیہ کی لگاتار کال پہ کال آ رہی تھی اس کا سر چکرا رہا تھا اس نے موبائل سوئچ آف کر دیا تھا، وہ تنگ آ چکا تھا وہ ختم کرنا چاہتا تھا اس زب کو مگر صوفیہ سے اس کی محبت ہمیشہ بیچ میں آ جاتی تھی وہ اسے چھوڑ کر زندہ رہنے کی سوچ نہیں سکتا تھا، وہ اس

Clubb of Quality Content

کے اعصاب پر سوار تھی اسے لگا تھا محبت راحت بخشتی ہے مگر اس کو محبت صرف درد دے رہی تھی ایسا درد جو ختم نہیں ہوتا تھا۔)

(صوفیہ باتھروم سنک پہ کھڑے آئینے میں دیکھ رہی تھی، اس کی آنکھیں رو رو کر سوجھ چکی تھیں، وہ کل رات سے سوئی نہیں تھی زرار نے اسے دھوکا دیا تھا، ایسا دھوکا جسے وہ کبھی بھول نہیں سکتی تھی، اس نے دوستی کا کہا پھر محبت کے جھانسے میں ڈالا اور جب وہ اس کے لئے اپنے اصولوں سے ہٹی جب اس نے اپنے اور اس کے درمیان سے پردے ہٹائے تو اب وہ اسے چھوڑ گیا تھا۔)

ماضی کے دھندلی یادوں سے نکل کر اب زرار کو سمجھ آئی تھی کہ کیوں صوفیہ اتنی دکھ میں تھی کیوں وہ اس پو بھروسہ نہیں کر پا رہی تھی، زرار نے اس کو دکھ دیا تھا اس کا دل توڑا تھا، اسے احساس دلایا تھا کہ اس نے بہت بڑی غلطی کی تھی زرار پہ بھروسہ کر کے وہ سوچنے لگا تھا آج پہلی بار اسے صوفیہ کی وہ تمام دلیلیں جو وہ ناجائز تعلقات اور رشتوں کے خلاف دیتی تھی سمجھ آنے لگی تھیں، اکثر ہم بھول جاتے ہیں کہ ہم جس سے محبت کا دعویٰ کر رہے ہیں اس کو کتنا دکھ دے رہے ہیں، یہی زرار اور صوفیہ کے ساتھ بھی ہوا تھا اور یہی ان سب ناجائز

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تعلقات میں ہوتا ہے جہاں ہم ان لوگوں کو اپنی ڈھال بناتے ہیں جن کے سہارے بہت نازک ہیں، وہ تعلقات جہاں ہم توقعات لگا لیتے ہیں مگر جو رشتہ خود ہی اتنا نازک ہو کہ ایک ہوا کے جھونکے سے پارہ پارہ جائے وہاں کسی توقعات کیسے سہارے۔

****

چند دن بعد:

اسلام آباد کی پر سکون فضا میں ہلچل ہوئی تھی، بادلوں نے آسمان پر ڈیڑے جمائے ہوئے تھے اور بجلی کے کڑاکے بار بار سنائی دے رہے تھے، آج خوب مینہ برسنے کی امید تھی، آج کافی شام ہو گئی تھی مگر یوسف آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا، وہ اپنی میل کو بار بار دیکھ رہا تھا شاید کہ اس کا جواب آگیا ہو شاید اس نے اپنا پلان بنا لیا ہو۔

(اسی خوبصورت شہر میں تھوڑے ہی فاصلہ پر وہ بھی اپنا لیپ ٹاپ کھولے بیٹھی تھی، اسے یوسف کی آفر انتہائی مناسب لگ رہی تھی، وہ اسے قبول کرنا چاہتی تھی مگر وہ مشورہ کئے بغیر کچھ نہیں کرنا چاہتی تھی.)

یوسف کے مضطرب ذہن کو سکون نہیں آرہا تھا، وہ اٹھ کر باہر آگیا تھا، آفس سے نکل کر اپنی گاڑی میں بیٹھا اور ڈرائیو کرنے لگا تھا، اسے کل یونیورسٹی میں لیکچر بھی دینا تھا مگر اس کا دماغ مصروف تھا اور وہ اتنی غائب دماغی سے لیکچر نہیں دے سکتا تھا۔

(مومنہ یوسف کا دیا لفافے لے کر کمرے سے باہر نکل رہی تھی وہ کسی اور سے نہیں تو اپنی ماں سے ضرور مشورہ لینا چاہتی تھی، کیونکہ جو شخص مشورہ کرتا ہے، وہ کبھی پشیمانی کی ضرب نہیں سہتا۔)

یوسف کی گاڑی اپارٹمنٹ کی پارکنگ میں آہستہ سے رک گئی، اور وہ گہری سانس لے کر باہر نکلا۔ وقت اپنی برق رفتاری سے آگے بڑھ رہا تھا، مگر اس کے لیے لمحے جیسے بوجھل ہو گئے تھے۔ تیز قدموں سے چلتا ہوا وہ لفٹ تک پہنچا، اور جیسے ہی دروازے بند ہوئے، اس کے خیالات ایک ہی نکتے پر مرکوز ہو گئے —— کیا وہ اس کی آفر قبول کرے گی یا بے نیازی سے ٹھکرا دے گی؟ اگر کوئی اور ہوتا، تو شاید وہ اتنا فکر مند نہ ہوتا، مگر مومنہ کے کام کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا۔ اب اس کے لیے کوئی اور ممکن ہی نہ تھا۔

(مومنہ اپنی ماں کے کمرے کے باہر آکر ٹھہری دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر داخل ہو گئی۔)

****

مومنہ کمرے میں داخل ہوئی کمرے میں ٹیبل لیمپ کی مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی، سامنے پلنگ پر فاطمہ عبید بیٹھیں کتاب پڑھ رہی تھیں، مومنہ ان کی مکمل شبیہہ تھی اس کی آنکھیں اس کے ہونٹ حتی کہ بات کرنے کا طریقہ بھی فاطمہ سے ملتا تھا، وہ اپنی عمر سے کئی سال چھوٹی لگتی تھیں اس کی بڑی وجہ وہ تمام مہنگے ٹریٹمنٹس تھے جو وہ اپنی جلد کو تروتازہ رکھنے کے لئے کرواتی تھیں، وہ مومنہ کو داخل ہوتا دیکھ کر مسکرائیں "آؤ یہاں میرے پاس بیٹھو" پلنگ پر اپنے ساتھ جگہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

مومنہ ان کے ساتھ آکر بیٹھی اور کہنے لگی "کیا پڑھ رہی ہیں آپ امی؟"

"ہو نہی آفسانہ ہے ایک تم سناؤ اس وقت میرے پاس کیسے آنا ہوا؟"

"بس ایسے ہی آپ سے کوئی بات ڈسکس کرنی تھی۔"

فاطمہ آگے ہو کر مومنہ کو سننے لگیں "ہاں بولو کیا بات ہے؟"

مومنہ کی آنکھوں میں چمک ابھری اس نے سر اٹھا کر امی کو دیکھا "مجھے ایک بزنس پارٹنرشپ کی آفر ہوئی ہے، جو کہ بہترین آئیڈیا ہے اور صرف یہی نہیں کہ آئیڈیا اچھا بلکہ

جس بندے کے ساتھ میں کام کرنے لگی ہوں وہ بھی بہت قابلِ اعتماد شخص معلوم ہوتا ہے،
آپ کی رائے لینے آئی ہوں."

انہوں نے مسکرا کر مومنہ کو دیکھا اور پھر اس کو گلے لگایا انہیں مومنہ پر کتنا فخر تھا یہ وہ اسے بتا نہیں سکتی تھیں، انہوں نے اسے اپنے سے الگ کیا اور پھر کہنے لگیں "مومنہ ایک بات تو تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تم پر ہمیشہ مکمل اعتماد کیا ہے اور کروں گی اور یہ اعتماد اس لئے اتنا مضبوط ہے کیوں کہ میں نے تمہاری تربیت خود کی ہے، میں نے تمہیں خود سکھایا ہے سب کے سامنے ایک مضبوط انسان بننا، تمہیں سہاروں کی عادت نا ڈالنے دی تاکہ کل کو اگر تمہیں کوئی سہارا نا ملے تو تم ڈگمگا نہ جاؤ بلکہ ثابت قدم رہو،" اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر انہوں نے اپنی بات مکمل کی "اس لئے تم جو بھی فیصلہ لو گی سوچ سمجھ کر لو گی اس کا مجھے پکا یقین ہے، سو ایک دفعہ آفر کو سہی سے دیکھو اپنے تمام تر پوائنٹس کو دیکھ لو تمہیں کیا ملے گا تم کیا آفر کرو گی اس سب کا مکمل طور پر ادراک کر لینے کے بعد اپنے دل سے پوچھو مومنہ، کیوں کہ دل سے اچھا مشورہ کوئی نہیں دیتا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"امی مجھے معلوم تھا آپ میری ڈھارس بھاندیں گی مجھے فیصلہ کرنے میں مدد دیں گی، میں بہت خوش ہوں کہ میرے پاس آپ ہیں،" مومنہ کی نظریں ان کی گود پر تک گئیں جہاں پر انہوں نے مومنہ کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے، "امی!" وہ کچھ کہتے کہتے رکی۔

"بتاؤ مومنہ ؟"

"بس کچھ نہیں ایسے ہی کوئی خیال آیا تھا۔" اور پھر وہ ان کو دیکھ کر مسکرانے لگی، فاطمہ کو اس کی آنکھ میں کچھ بھیگا پن محسوس ہوا مگر وہ خاموش رہیں وہ اس کے زخم کریدنا نہیں چاہتی تھیں جو ماضی میں رہ گیا وہ وہیں رہے تو بہتر ہوتا پھر چاہے وہ کوئی شخص ہو یا کوئی چیز، کیونکہ جو ماضی کے واقعات سے دامن نہیں چھڑا پاتے وہ حال میں جینا نہیں سیکھ پاتے۔

"مومنہ! ادھر آؤ میری گود میں سر رکھو۔" وہ خوشی خوشی ان کے قریب ہوئی اور گود میں سر رکھ کر سوچنے لگی، کاش! آج، جب وہ اپنی اس کامیابی، اس مائل اسٹون کو منانے جا رہی تھی، اس کا باپ بھی یہاں ہوتا۔ وہ باپ، جس کی شفقت کے لیے وہ تمام عمر ترستی رہی، وہ محبت، جو اس نے ہمیشہ چاہی مگر کبھی نصیب نہ ہو سکی۔ اسے آج تک وہ آخری ملاقات یاد تھی——وہ لمحہ جب اس کے دل نے امید باندھی تھی کہ شاید آج، ہاں آج، جاتے ہوئے وہ

ایک بار پلٹ کر دیکھیں گے، ایک لمحے کے لیے رکیں گے، اور پھر اپنا فیصلہ بدل دیں گے۔ مگر وہ نہیں رکے۔ اور یوں، ایک امید ہمیشہ کے لیے بجھ گئی۔ باپ تو وہ درخت ہوتا ہے جس کی ٹھنڈی، شفیق چھاؤں اولاد کو پروان چڑھاتی ہے مگر جن بچوں کو نہ وہ ملے، ان کے دل کبھی مکمل نہیں ہوتے۔ مومنہ کا دل بھی کبھی مکمل نہ ہو سکا۔ اس نے ایک طویل عرصے تک باپ کی محبت کے در پر بھیک مانگی، مگر وہ دروازہ کبھی اس کے لیے نہ کھلا۔ یہ سچ تھا کہ اس کی ماں نے اسے صرف ماں بن کر نہیں، بلکہ باپ بن کر بھی پالا تھا۔ وہی اس کا سایہ، وہی اس کا سہارا بنی تھیں۔ مگر باپ، باپ ہوتا ہے۔ اس کی محبت کی کمی، اس کی موجودگی کی وہ خلش، ہمیشہ کے لیے دل میں گھر کر جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

****

یوسف کے کمرے میں مدھم زرد روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ باہر رات کی خاموشی گہری ہو چکی تھی، مگر اس کے دل و دماغ میں خیالات کا ہجوم برپا تھا۔ وہ جائے نماز پر سکون سے بیٹھا تھا، سیاہ رنگ کی کُرتا شلوار میں ملبوس، یکسوئی کے ساتھ اپنے اذکار میں مشغول۔ اس کے لب آہستہ آہستہ جنبش کر رہے تھے، انگلیوں کے پوروں پر وہ گنتی کر رہا تھا، اور نظریں سجدے

کے مقام پر مرکوز تھیں، جیسے کسی انجانی تسلی کی متلاشی ہوں۔ وقت جیسے تھم سا گیا تھا۔ چند لمحوں بعد، وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے خاموشی سے کچھ مانگ رہا تھا—شاید رہنمائی، شاید سکون، یا شاید کسی ان دیکھے سوال کا جواب۔ آخر کار، وہ گہری سانس لے کر فارغ ہوا اور جائے نماز سمیٹ کر بیڈ سائیڈ ٹیبل کی طرف بڑھا۔ مگر اس کے دل کا اضطراب ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ مومنہ کا میسج اب بھی اس کے ذہن کے پردے پر گونج رہا تھا۔ "کل کیفے آیئے گا، ہم آپ کی آفر پر بات کریں گے۔"

کیا وہ اس آفر کو قبول کرے گی یا کسی سرد مہری سے ٹھکرا دے گی؟ اس سوال کا کوئی جواب اس کے پاس نہیں تھا، اور یہی بے یقینی اس کے اندر بے چینی کو مزید ہوا دے رہی تھی۔ وہ بستر پر آ کر نیم دراز ہو گیا، ٹانگیں سیدھی کر لیں اور ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر چھت کو گھورنے لگا۔ خیالات کا شور اتنا تھا کہ نیند آنی مشکل لگ رہی تھی، مگر کب اسی سوچوں کی گہرائی میں وہ نیند کی وادی میں اتر گیا، اسے خود بھی پتہ نہ چلا۔

****

Clubb of Quality Content

سب اپنا اپنا ناشتہ کرنے میں مصروف تھے جب جلال نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ عمر کی طرف دیکھا اور سرسری انداز میں پوچھا،

"عمر، تمہاری واپسی کب ہے؟"

عمر جو بے فکری سے کھانے میں مشغول تھا، یکدم چونک اٹھا۔ "واپسی؟" وہ گھبراہٹ میں روٹی کا نوالہ نگلنے کی کوشش کرنے لگا، اور جلدی سے پانی کا گھونٹ لے کر اپنی بے چینی کو چھپانے کی سعی کی۔

جلال نے اس کے تاثرات کو بغور جانچا اور بھنویں چڑھاتے ہوئے کہا،

"ہاں، واپسی۔ کیا ہوا؟ اتنے چونک کیوں گئے؟"

عمر نے نیپکن سے ہاتھ صاف کیے، پھر گہری سانس لے کر بولا،

"ڈیڈ، ماں، میں آپ دونوں سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔"

ملیحہ بیگم نے فکرمندی سے اس کی طرف دیکھا، جلال نے بھی اپنی کرسی کی پشت سے ٹیک ہٹا کر سیدھے ہو کر بیٹھنے کا عندیہ دیا۔

Clubb of Quality Content

"ہاں، بولو۔"

عمر نے چند لمحے توقف کیا، جیسے اپنے الفاظ کو پوری شدت سے ناپ تول رہا ہو، پھر واضح اور مضبوط لہجے میں کہہ دیا،

"میں واپس نہیں جا رہا۔"

اس کا جملہ کسی برچھی کی مانند ہر موجود شخص کے دل و دماغ میں پیوست ہو گیا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" جلال عابدی کی آواز میں تحیر اور غصہ در آیا۔

عمر نے سنجیدگی برقرار رکھتے ہوئے تحمل سے کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ڈیڈ، میں وہاں پڑھنے گیا تھا، میرا مقصد پورا ہو چکا ہے۔ اب میں یہیں رہوں گا اور اپنی پریکٹس یہاں کروں گا۔"

جلال کی آنکھوں میں شعلے بھڑک اٹھے، ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا، "عمر! تمہاری وہاں جاب تھی! ایک شاندار مستقبل تمہارا منتظر تھا! تم جانتے ہو تم کیا کھو رہے ہو؟" وہ کرسی پیچھے دھکیلتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔

اسی لمحے، ملیحہ بیگم بھی گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئیں، "اوہ ہو! آپ کیوں اپنا بلڈ پریشر ہائی کر رہے ہیں؟ آرام سے بات کریں!"

"آرام سے؟ دیکھ رہی ہو تم، اس نے کیا کیا ہے؟ بنا بنایا مستقبل برباد کر رہا ہے!" جلال کا غصہ کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گیا۔

عمر نے مضبوطی سے کھڑے ہو کر اپنے والد کی آنکھوں میں دیکھا۔

"ڈیڈ، میں نے کبھی پہلے اپنا مستقبل تباہ نہیں کیا تھا، نہ اب کر رہا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ والدین سے زیادہ کوئی اپنی اولاد کا بھلا نہیں سوچ سکتا، مگر یہ میرا مستقبل ہے، اور اس سے بڑھ کر، یہ میرے دل کے سکون کا معاملہ ہے۔ اور اس بارے میں فیصلہ کرنا عقلی (rationally) اور مذہبی (religiously) طور پر میرا حق ہے۔"

وہ سنجیدگی سے کہہ کر کرسی سے اٹھا، ایک لمحے کے لیے رک کر گہری سانس لی، اور پھر بغیر کسی مزید بحث کے دروازے کی طرف بڑھا۔ “if you'll excuse me now” (اب اگر آپ مجھے اجازت دیں تو) اور پھر، وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا، پیچھے ایک سناٹا

چھوڑ کر ——ایک ایسا سناٹا جو جذبات، بے یقینی، اور ایک نہ سمجھ آنے والی بے چینی سے لبریز تھا۔

صوفیہ سارے منظر کو دیکھ کر اسی طرح حیران تھی جیسے باقی ساب حاضرینِ، مگر اس کی حیرانگی کی وجہ یہ نہیں تھی کہ عمر اپنی جاب چھوڑ کر آیا ہے بلکہ وہ اس لئے محوِ حیرت تھی کہ اس نے کبھی بھی اپنے بھائی کو اپنے والدین کے سامنے اونچے لہجے میں بات کرتے نہیں دیکھا تھا تو پھر پھر کیا چل رہا تھا عمر کے ذہن میں جس کی وجہ سے وہ اتنا غصے میں تھا۔

****

(جاری ہے)

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: